اقتصادیات کے ماہر ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب نے دنیائے تاریخ میں عہد بعہد کے سودی کاروبار کے مضر اثرات کو بیان کرنے کے بعد یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ فنی حیثیت سے اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کے سودی نظام کو بدل دیا جائے اور اس تبدیلی کو عمل میں لانے کے لئے لازم ہے کہ حکومت ان سارے مالیاتی اداروں کو قومی ملکیت میں لے لے۔

سارے ممالک اسلامیہ میں اہل علم حضرات کا اس بیان پر اتفاق رہے کہ سود اسلام میں حرام ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے۔ مگر بین الاقوامی کاروبار میں فی الحال اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہاں اسلامی حکومتوں کے فی مابین سارے کاروبار کے محدود کرنے سے یہ ممکن ہوسکتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اسلامی احکام کا نفاذ اسلامی معاشرے ہی میں ہوسکتا ہے جسکی جغرافیائی تحدید کی ضرورت نہیں۔ اب یہ اسلامی حکومتوں کا فریضہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے اپنے معاشرے کو اسلامی ثقافت کا نمونہ بنائیں۔

اس کتاب کی فاضلانہ بحثیں نہ صرف معاشیات کے طلبا کے لئے مفید ہیں بلکہ دوسرے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

صوفیائے بہار اور اردو :

تصنیف پروفیسر محمد معین الدین دردائی ایم اے علیگ

تقدیم مولانا اعجاز الحق قدوسی

شائع کردہ : آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ناظم آباد ـ کراچی

تعداد صفحات ۱۹۲ ـ چھوٹی تقطیع ـ قیمت آٹھ روپیے ـ

اردو کی ابتداء کا تعلق برصغیر میں مسلمانوں کے ورود سے قائم کیا جا

ہے۔ تاریخی اعتبار سے اور "توضیحی لسانیات" کی رو سے بھی یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس کی نشو و نما مسلمانوں کے زیر اثر ہوئی۔ یہ مسلمانوں کی ساختہ پرداختہ ہے اور اس کی پرورش و پرداخت میں صوفیائے کرام کی پاک کوششوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ عرصہ ہوا ڈاکٹر عبدالحق نے "اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام" نامی مختصر کتابچہ لکھ کر ان کوششوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا تھا۔ اب پروفیسر دردائی نے تاریخ اردو کے اس باب کا ذرا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔

پروفیسر صاحب نے اپنے جائزے کو صوبہ وار تقسیم کردیا ہے۔ صوفیائے بہار اور اردو، اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ شمالی ہند، پنجاب اور دکن کے صوفیا کی خدمات پر مشتمل حصوں کی تالیف ان کے پیش نظر ہے۔ اس کتاب میں کم و بیش کل ۲۸ بزرگوں کا ذکر ہے۔ حالات زندگی کے ساتھ اردو کی نشو و نما میں ان بزرگوں نے جو حصہ لیا اس کا مختصر جائزہ مع مثالوں کے پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے اپنی کاوش کا دائرہ گیارھویں صدی ہجری سے اوائل تیرھویں صدی ہجری تک محدود رکھا ہے یعنی صرف دو سوا دو سو برس کا جائزہ لیا ہے۔ اس عہد کی اردو نظم و نثر کے نمونے کتاب میں جا بجا ملتے ہیں۔ اور ان کا مطالعہ تاریخ اردو کے محقق کے لئے دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔

(شرف الدین اصلاحی)